اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّة

نمبر چہارم و پنجم و ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب بین اہل السنة

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (روساء) ۱۲
روپیہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار
ہے ۲ روپیہ لیئے جاتے ہین - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین
روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہین اور اس
ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے
تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ - رعایتی عہ - ادنی ۱۲
اقل

• ابو سعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعة السنة

اشاعة السنة کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شائع ہوا
تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی
پرچہ شائع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (ایڈیٹر)
۱۵ اگست سے ۱۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین
ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا -
اسی اثنا مین پہلا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ

گشت رہتا تھا تمام ایام
ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ
گو...
اتفا...
ضروریات سے متعلق
رسالہ کی مضمون نویسی

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

الحمد للہ ہر آنچہ کہ خاطر میخواست   آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ع کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کی استعمال کو مسدود کیا جاوے ❊

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شایع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض"

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برأت و نفرت ثابت ہے۔ اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ گروہ اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جایز نہین جانتے۔ اور اسکو لایبل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پُرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم مین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی ۔ صرف اس فرقہ کے اس نام سے
مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ* انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے
اپنے سرکلر** مجریہ ۲۹ ۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغربیہ وشمال و اودہ نے
اپنی یادداشت*** نمبری ۲۶۹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۲ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے)
اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین
ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین ۔
ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے بُرے معنے مین مشہور ہوچکا ہے اور جہان کہین
گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ
مستعمل دیکھتے ہین ۔ وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو
گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید وپیروی بعض
افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول وپالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے
اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین ۔ لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا
دلی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ اپنی
خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فسادپسند وبدنیت لوگ بُرے معنے پر
حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے ۔ بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر ومتداول کردے کہ سرکاری
احکام وتحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے ۔ اور
اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے
اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین"
اس مضمون کی انگریزی واردو مین خوب اشاعت ہوئی ۔ اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

*** یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین ۔ اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰)
جلد ۸ مین منقول ہین ۔

پنجاب میں پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ۔

اس درخواست کو بہت سے حکام اور خصوصاً لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول میں جگہ دی اور بہت زور کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ۔

سرکار انگریزی نے حال پر نظر فرما کر ہز اکسیلنسی ویسراے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی راے شریف سے اتفاق کرکے ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجاے لفظ "وہابی" لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مذہب مخالفوں یا واقفوں کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتماد کیا جاتا ۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام بٹالہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ۔

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہیں ۔ اور بجاے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں"

اس اشتہار پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب ۔ ممالک مغرب و شمال و اودہ ۔ بمبی ۔ مدراس ۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ۔

اُن اشتہار کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ برآن اشاعۃ السنہ کی پچھلی جلدون اور تصانیف آنرایبل سید احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو ۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک **فتوی علماء** حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم ہین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے ۔ اور اپنی پرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا ۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ۔

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد قرار دیا جاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ۔

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "اہلحدیث" کیون مقرر کیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائے گا۔ چنانچہ اسے پی گلڈ انل سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین ؛

جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کر سکتے"

× × × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کر سکتی۔ × × × اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کر لیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکرٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیورنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق و قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی گلڈ انل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا۔ ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کر لینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا۔ جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پڑنا خطاب ہے اور یہ وہ صورت اسلامی فرقوں
کی دل آزاری کا موجب نہیں ہوسکتا شائع کیا (جس میں ثبوت کتب معتبرہ فقہ سے اس
مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام میں تسلیم کی
نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو مضمونوں کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد
ہے کسی نے اسپر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا
انیشل جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے مضمون نگاروں نے اپنی
اخباروں میں پڑھ کر ریمارکوں اور تائیدوں کے ساتھ شائع و مشتہر کیا اور
ان ریمارکوں میں اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اسپر
پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخباروں کے ریمارکوں سے چند قول
چہارم گورنمنٹ کے ذیل میں منقول ہوں گے جن سے امر ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگا)
اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقع جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے
اپنی تحریروں اور کاغذوں میں اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے
مخاطب کیا۔

چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں جو جواب اس درخواست اہلحدیث
کے ہے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی میں شامل ہونے سے عزت بخشیں
اور ان کی طرف سے ایڈریس ہمارا کیا ہوا لینا منظور فرماویں وکیل اہلحدیث اڈیٹر اشاعۃ السنۃ
کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث کو
مخاطب فرمایا ہے دربار کی گشت جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے
کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اسمیں بھی اہلحدیث کے خطاب سے
اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ میں دربار گورنری میں (جبکہ اہلحدیث کا
ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرما کر

پیش کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" از خود مقرر کرنا اور اس فرقہ کے خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ نا قابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا ۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حق رسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیر خواہ وائسرائے **لارڈ ڈفرن** اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر **سر چارلس ایچیسن** کا تہ دل سے **شکرگذار** ہے اور **بعوض شکریہ** اس **احسان** اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) اعلے الخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) **اہلحدیث لاہور** نے **جشن جوبلی** کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی ۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں رؤسا ۔ شرفا ۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سات کمرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر ۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ ۔ زردہ ۔ قورما پیش کیا گیا ۔

دس بجے صبح سے ٹھیک ۲ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا ۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا ۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا ۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر (جسمیں نواب **نوازش علی خان** صاحب بہادر

* ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے ۔
جب ایک بار [illegible] سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے ازراہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ تمھ

سی۔ آئی۔ ای لالیف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان
صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور۔ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس
اعظم لاہور۔ اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر وشکریہ ہیں) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن
ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم
اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران
انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لاسکے وہ اسوقت سرکاری کاموں کے
انتظام مین مصروف تھے۔ انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بھیجا
اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا۔
(از انجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر حالی جناب نواب عبد المجید خان صاحب
بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لاسکے) اور جناب نقیر سید
جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندھے
خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث
انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکر گذار ہے
تعداد اہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین وحاضرین کے
قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکریٹریون اور مصاحبون کے اس دعوت مین
شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر ہز آنر نے اظہار مسرت وممنونی کے بعد
افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہوچکے ہین لہذا
اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرماسکتے۔

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو ہے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث   جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تھی اور اکثر کی زبان سے "کلمۂ اہلحدیث" جاری تھا *

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے - ان مین ۲ سوین نمبر پر اہلحدیث کا ایڈریس جسکی نقل حاشیہ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

٭٭٭ وہ یہ ہے

ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین *

(۲) برٹش رعایاے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی - اور اسکے بال بال سے صداے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی - مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس اڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی و مدراس و بنگال وغیرہ اعیان
اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن میں صرف چھ اشخاص دربار گورنری میں
حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنہ وکیل اہلحدیث۔ مولانا حافظ عبداللہ خان
صاحب و اہلحدیث دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے ممبر ڈیپوٹیشن میں ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور انکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے
اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیش قدم ہے
علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور ادائے
برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں
اور نعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک
بیبہا نعمت مذہبی آزادی سے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا
نصیبہ اٹھا رہا ہے ✽

(۳) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو فقط اسی سلطنت
میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ اُن کو اور اسلامی
سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس
گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل
سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہیں ✽

ہم جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خدا اور اقبال حضور والا کی
حکومت کو اور بڑھائے اور تا دیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا
کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور تہذیب کی
برکتوں سے فائدہ اٹھائیں ✽

تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر
منشی قادر بخش خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی
الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل
لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے
جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ و موجب ہزار دل ہوا ہے۔

اس مجمع پر گروہ اہلحدیث نے خصوصاً احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت
و محبت سلطنت کا اظہار کیا۔ اسپیچ در انسداد خطاب "اہلحدیث" کا خوب چرچا اشتہار
ہوا اور یہ بلحاظ مصرع مشہور ہوا۔ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار
اس اظہار مسرت میں گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا
مطلب بھی نکلا۔

جماعت اہلحدیث اور اسکے پیرو نے اُس مجمع* عام اہل اسلام میں بھی

* اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور مہتمم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے
خاص اس کام کیلئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے
ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی
سوسائٹیوں (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبروں اور سبھی
اسلامی فرقوں اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث - اہل فقہ) وغیرہ کے لوگوں کو
مدعو کیا تھا۔ اس مجمع میں انجمن اسلامیہ کے ممبروں نے (جنمیں خصوصیت کیساتھ
خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہیں)
بڑی پرجوش اور مؤثر تقریروں سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتوں اور
آسائشوں کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلوں میں دعا صحت و سلامتی
قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعا خیر و عافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور مین جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہرون (دہلی - نصیر آباد ضلع اجمیر وغیرہ) مین اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا ✽

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام مین جسمین دوسری اسلامی فرقون کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ وہم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہنر آنرز سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہیے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہنر آنرز چارلس

اسی تاریخ انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور مین بے شمار فقرا و مساکین کو پرتکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا ✽

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کامون مین سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقون اور سوسائٹیون کی اوستاد و رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین ✽

خدا تعالیٰ اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے ✽

✽ نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد پریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی ✽ (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء)

ایسپیچ کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کی خدمت میں پیش کرے ❊

اِس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچیں تو میموریل کی تائید و تصدیق میں ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار رعایا سرکار کے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہیں" تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل سے متفق ہوں) اپنی اپنی قلموں سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت کریں ❊

اور ایڈریس کی تائید میں ویسی ہی کاغذ پر اسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب کے اعیان دستخط ثبت کریں اور ان سب دستخط شدہ کاغذوں کو اپنے وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس رسال کریں ❊

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں پیش کیا جاوے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن میں دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہیں اور ان کے ذیل میں اہل اخبارات کے ان ریمارکوں کو جن میں اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق میں خطاب "اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمیں اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل میں لائیں گے

اخیر میں ان سرکاری اور ملکی تحریروں کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

۔۔۔الی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کریں گے ۔

ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۱۳۶

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر
سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۵ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۸۶ء جس میں آپ نے درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہوئے آپ مخاطب ہیں ان کے لئے لفظ وہابی کا استعمال سرکاری انتظام میں منع کیا جائے ۔ مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ آپکی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۵۵۶ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۷ء بھیجوں جو مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور اس میں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال ترک کیا جاوے ۔

(۲) آپکی چٹھی نمبری ۲۴۵ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آئی تھیں ان اشتہارات کے جن پر دستخط ثبت تھے (جو آپ نے بہ ہدایت اپنی چٹھی مذکور کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) ان کو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہون جناب

آپکا نہایت فرمانبردار خادم

ایچ ساؤ

از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۶ء

از جانب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۲۴۰ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق جناب سر چارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے۔

اخباروں کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۷ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون اس نام کے اخبار میں درج اخبار کیا تھا اسمیں بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال ترک کئے جانیکا حکم کا نفاذ بلحاظ مصلح کل پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے
اس امر کی تصدیق ہوتی ہے" *

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

"ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنی باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسی لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین - جسکو گورنمنٹ نے بھی آن کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے - ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین - اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین *

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کے مضمون "اہلحدیث کا خطاب الخ" پر کیا گیا تھا
گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا - جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل* اصطلاح مین

*گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی - اس گروہ کے مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے - اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۹ نمبر ۱۲

باغی کہتے ہین۔ اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیئے جس سے اُسکا دل دُکھے۔ اب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین پھر ایک مضمون اسبارہ مین دیکھا جسمین ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہین نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانون کے اہلحدیث نہین ہین؟ چنانچہ اوّل ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمین نہایت مستند کتابون کے مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہین ہین اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ اسلام کے لوگون کا دل دکھ سکتا ہے۔ بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانون کا پورا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکرین جس سے انکا دل دُکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھین جو تمام بھائیون کی بنیاد ہے۔ اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ۔

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے

اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانون سے متعلق تھا لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ اس بحث مین اب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹون کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو انہون نے علانیہ اس بارہ مین معذرت کی کہ انہون نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے۔ جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے۔ پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مسلم ہو چکا ہے تو ہم نہین جانتے کہ بجائے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے مین کیون ہیا تذبذب گورنمنٹ کو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پہلے ہی ایک بدیہی بات لکھی جا چکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے جیسے کے سوا ئے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور جسکے اوصاف بالکل اس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا جائے جسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس سے کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیر خواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرینگے تو اسی نام سے کرینگے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون سے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جائے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اہلحدیث کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر خود ایک سنت جماعت* شخص ہے اور اسی اہلحدیث

* ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۱۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت وجماعت ہین وہ "اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ ابتک اڈیٹر صاحب یہہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت وجماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے مگر وہ خود اور یہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت و جماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے ؛

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہین ۔ لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان مرنج پالسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے" ؛

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے رفیق ہند نے بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۸۸ء مین یہ سوال کیا ہے کہ "ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرے کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب و سنت کے خلاف اختیار کئے ہین" لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد و توفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے ایگو گروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب و خطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیران مجتہدین وفقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہہ ریمارک لکھا ہے "کہ کتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے" ؛

ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیاں چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جائیگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جاے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا کہ آئندہ انکو وہابی لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آئندہ کس خطاب سے پکارا جاے گا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ۔

ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فروعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی تحقیق کے بعد انہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت اور شاکر کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث ہین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × ×

× × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

× × × × × جب یہ قانون گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونوں کی پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہے تو ہمارے ہم وطنوں خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہئے - اگر کرین گے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مبادا الایبل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے - بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کشمکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین" ⁂

ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے - امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو گورنمنٹ نے ازراہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا - اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جائے - سرکاری خط و کتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے"

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا چٹھیات سے ثابت ہو گیا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین -

فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے - جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ رائے سے [illegible] درخواست پیش کی [illegible] اور بادب حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہون نے از راہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

کاغذات سرکاری مین فرقہ غیر مقلدین کو وہابیون کے نام سے لکھنا ممنوع ہو گیا ہے

اعلم العلماء و افضل الفضلاء جناب رشاد مآب مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بہ منظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جو اگا بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کرکے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین - یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہے) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے - جسنے اسی دین محمدی کے پیرون اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والون کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع مین سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی - کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیون کی نورانی پیشانیون پر - تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کر دیا - کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کرکے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہین ہو سکتا - کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کرین اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق مین کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو -

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو ۔ اور نہایت انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو یہ کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین ؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بد نسل و بد اصل کے نام سے پکارکر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہمارے معز زبہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپکو پاک کرکے اتفاق و اتحاد ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجہین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین " ٭

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب کا دوسرا ریمارک مطبوعہ ۲ فروری ۱۸۸۷ء

الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چٹھی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک رقعہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہرچند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم حسن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زمانناً استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجھا جاتا ہے ۔ لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کی خدمت مین ملتمس ہین کہ جہان تک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہیں ہر چند ہم خود گروہ مقلدین سے ہیں لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہیں سمجھتے جیسے کہ علمار توابع حضرت ابو حنیفہ رح کو جہاں تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی - مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہیں جن کی بنا پر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپ کو قطعاً الگ تھلگ سمجھنے لگیں وحدانیت حق جل و علا - وحقیقت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سب صاحب یکسان متفق ہیں ؛

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - پھر بعد نقل چٹھی یہ کہا ہے ؛

ایڈیٹر ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہیں - ہم امید کرتے ہیں کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے بُرا جانکر اسکا استعمال کریں گے - اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے میں تامل کیا کریں گے ؛

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۷ء

اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند میں ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہیں - اسکی تائید میں

اب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہیں درج کرتے ہیں اور عوام کو بتاتے ہیں کہ جس صورت میں خود گورنمنٹ نے لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق میں لائبل قرار دیا ہے تو عوام بالخصوص وہ گروہ جو اہل حدیث کو اس مکروہ اور دل شکن لقب سے یاد کرتا ہے مطلع ہو ورنہ اسکا استعمال بجرم ارتکاب اُن جرائم کے منسوب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ تعزیرات ہند میں موجود ہے ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۱۳ جنوری سنہ ۸۸ء

فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہل حدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات میں اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کردیا ۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہیں اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہیں گو وہ آپ اپنا برا کرتے ہیں بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنہ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی عمل میں آئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

السد خیر الجزاء الخ" ۔

ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق راے سے ہر چارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے۔ اگرچہ یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم دیا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے۔ اسکا جواب بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولٹیکل گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک دل آزاری ہر حال میں پسند ہے۔ پر حیف ہے ان مسلمانوں کی حالت پر جو کلمہ کے شریک ہو کر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہیں جو سخت ایذا پہنچانے والے القاب ہیں" ۔

ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۶ء

گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات میں لفظ "وہابی" کے استعمال کو متروک کر دیا ہے کیونکہ پولیٹکل محاورہ میں وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی دل آزاری کا موجب تھا" ۔

ریمارک اخبار جریدہ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۶ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال سے ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور وطنی بھائیوں کو کب مناسب ہے کہ

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کریں" ۔

ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۴ فروری سنہ ۱۸۸۶ء

"محمدی" اور اسی نام کی خرابی

"وہابی"

مسلمانوں کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیوں کے قول کے روسے یورپین محمدن بھی کہہ سکتے ہیں دوسرے فرقہ کے مسلمانان "وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہیں اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ میں اُن کی بدنامی ہوگئی ہے ۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے ۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیوں کی ذات پر نہیں ہو سکتا ہے ۔ یورپین عیسائیوں کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانوں کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہیں کہتے ہیں) اسدرجہ کی تذلیل نہیں مراد ہے جتنی کہ محمدیوں کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس بارہ میں ہوئے ہیں ذیل میں شائع کرتے ہیں جنکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیوں کے حق میں کبھی نہیں استعمال کیا جا سکتا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق میں وہابی کا لقب کبھی استعمال نہیں کریں گے ۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے ۔

ریمارک اخبار چنار [illegible] مارچ سنہ ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر اخبار چنار لکھتے ہیں کہ اس پرچہ میں اہلحدیث کا عنوان قائم کرکے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے ٭

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہم وطنی بھائیوں کو اب مناسب ہے کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کریں ہمیں امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آئندہ اس لفظ کا استعمال ترک کریں گے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہیں ہے سبب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے ٭

ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء

ہم ذیل میں نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ درج کرتے ہیں۔ اس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کلی کر دی ہے۔ ایسی صورت میں ہمارے اپنے دیسی بھائیوں اور ہم وطنوں سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیوں نہوں یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آئندہ فرقہ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے اسکی ایک گونہ اہانت متصور ہے کبھی یاد نہ کیا کریں گے ٭

ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۸۶ء

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ آف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان میں سرکاری خط و کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آئندہ کے لئے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہیں کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اسکا

یہان ذکر کرنا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز* نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آیندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جائے گورنمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے"

نقل چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب — مینے آج خلاصہ مکالمہ جو مجہ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنحضور نے اہلحدیث کا ایڈریس کمال مسرت سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے — ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا من بعد مطلع کیا جاویگا — مہربانی کر کے ایڈریس کی ایک نقل یا اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بہیجدین —

(۲) درباره آپ کی خواہش ثانی سر چارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین — کیونکہ آنحضور کا

---

* ایڈیٹر سول و ملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے — ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جائے ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کو صرف مسلمان یا محمدی کے لقب سے مخاطب کیا جاوے — ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کر کے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کر چکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے —

وقت اور کامون مین بالکل تقسیم ہو چکا ہے اور اسلئے وہ قبول معوضات کا انتظام نہین فرما سکتے ❊

مین ہون آپ کا صادق
جے - آر - ڈنلوپ سمتھہ
پرائیوٹ سکرٹری
لفٹنٹ گورنر پنجاب

ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے - اور بجائے اسکے اس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا ❊

اس سے ہمارے **عینی و علاتی** دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہئے ❊

ہمارے **علاتی بہائی** (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آئندہ وہ اپنے اسلامی بہائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین - اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین ❊

ہمارے **عینی بہائی** اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بہائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین - اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو اسی صورت مین تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے ۔ سو بحمد اللہ جاتا رہا ۔ گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کاربیانڈنس مین موقوف کردیا ۔ اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار ہونا از سر نو ظاہر و مشتہر فرمایا ۔

اسلامی بھائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر برے الفاظ "شرالی یا کیبالی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جسکے وہ درپے تدارک ہون ۔ اور یہہ بھی جان لین کہ عوام کا منھہ بند کرنا بھی کوئی آسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین ۔

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکی استعمال سے روک دیا جاوے ۔

بناءً علیہ ہمارے عینی بھائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بھائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر ازالہ حیثیت عرفی مین نالش کردین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نہ ہوگی جو اسوقت ہے ۔

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنیٰ ہو خواہ اعلیٰ) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی لکھے تو اس کی اطلاع اپنے قومی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے ۔ اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا ۔ یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضٰی ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے از راہ فرط عنایت خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے *

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور اسکی تائید میں ایک اور مضمون لکھتے ہیں جس میں جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و اداے شکر سلطنت پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ کا سپیشلی فرض منصبی ہے *

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لیے دعا کی ہے اسکے جواز پر کتاب و سنت میں شہادت پائی جاتی ہے *

اس مضمون میں دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانوں نے جو کچھ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے - محض ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہیں لیا - دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانوں کو (جو کتاب اللہ و سنت میں نظر نہیں رکھتے صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتوں یا سنی سنائی باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں) مسلمانوں کے اس فعل میں عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہ ہو *

ہم اس مقام میں ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجائش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال و اقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت و تائید شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب و سنت کی شہادت پیش کرتے ہین۔ اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے ٭

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین۔

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا ٭

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا ٭

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا ٭

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا۔ اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا۔ اور شکر گزار ہونا ٭

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعا سلامت و حفاظت و برکت کرنا۔ وعلی ہذا القیاس ٭

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو۔ ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین ٭

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب و سنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کو مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون ✽

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا ✽

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ **ہرقل** کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا ✽

من محمّد بن عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل عظیم الروم (صحیح بخاری ص۴ و مسلم ص۹۵ جز ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ **مقوقس** کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ **کسریٰ** کو (جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا ✽

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۱۶)

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرتؐ کے ماتحت نہ تھے خودسر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین عظیم کہنے سے بڑھکر ہے ✽

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم **ثقیف** کا (جو مسلمان نہ تھی) **ڈیپوٹیشن** آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال دعہ اللہ

اکرام کرے ۔

> لا امنعلان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۸۲)

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھہرایا۔ پھر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا ۔
اس اکرام و ملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ۔

> قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنتہ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ۔

> قدم علی رسول اللہ خمسۃ عشر رجلا منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علیّ فنزلوا علیہ فحیاہم واکرمہم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء و جانشینوں کو فرمایا ہے ۔
چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنوں (اپنے مخالفین مذہب کیوں نہو) کی ایسی ہی خاطرداری وتکریم کیا کرو جیسے میں کرتا ہوں ۔

> اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)
>
> ای اکرموہم بالضیافۃ والتطیب لنفوسہم والاعانۃ لہم سواء کانوا مسلمین اوکفارا (فیض جاری)

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنوں کے اکرام و تعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہوں تعظیم و تکریم کے ثبوت جواز میں کون شک کرسکتا ہے ۔

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئینگے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہونگے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

> الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون فی بضع سنين لله الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح المومنون بنصر الله ينصر من يشاء و هو العزيز الرحيم - (روم ع ۱)

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہونگے - جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین - مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت اتری - یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے - اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے - جب

> قال اهل التفسير غلبت فارس الروم ففرح بذلك كفار مكة وقالوا الذين ليس لهم كتاب غلبوا على الذين لهم كتاب وافتخروا على المسلمين فقالوا نحن ايضاً نغلبكم كما غلبت فارس الروم وكان المسلمون يحبون ان يظهر الروم على فارس لانهم اهل كتاب اى نصارى فهم اقرب الى الاسلام والفرس مجوس فهم اقرب الى كفار قريش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البيان ص۵۱۹) ج ۳
> فخرج ابوبكر الى الكفار فقال فرحتم بظهور اخوانكم فلا تفرحوا فوالله ليظهرن الروم على فارس على ما اخبرنا بذلك نبينا × × يفرح المومنون بنصر الله

الروم علی فارس قال السدی فرح النبی والمؤمنون بظہورہم علی المشرکین یوم بدر وظہور اہل الکتاب علی اہل الشرک (معالم ص[illegible] و ص[illegible])	اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان

ہندوستان کو حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ۔

اور اس پنجاہ سالہ حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین۔ اور اپنے قران اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ۔

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجائے خود ایک مستقل دلیل جوانہ مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے ۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنا تو اپنے اصحاب کو مکہ معظمہ چھوڑ کر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت ام چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ۔

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ "پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا *

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین ویسی ہم کی دعوتون کو جسمین فخر وریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکھا ہے پھر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہوگئی - ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ اب تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دہوم دہام والی دعوتون سے منع نکرین گے - اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے - وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور اسلامی - یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا *

اس دہوم دہام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین *

لہذا یہہ فخر وریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکر اکر چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تھا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تھا - یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار میں پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی مدح و حمایت میں اونہوں نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سنائے تھے ۔

امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکریں ذبیحہ کر اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی میں سلطنت کے تابع ہو رہیں ۔ سو اس مسئلہ کی اطاعت و عقیدت سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن و حدیث میں موجود ہے ۔

خدا تعالے فرماتا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک

الا الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین (براة ع ۲) وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق والله بما تعملون بصیر ۔ (انفال ع ۱۰)	وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو ۔ اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تمسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو ۔
واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۵)	اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ۔
من لا یفی لذی عهده فلیس منی لست منه (رواه مسلم) وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا لم یرح رائحة	اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم میں سے نہین ہے اور نہ ہم اسکے گروہ

الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة اربعين عاماً۔
(رواه البخاری صفحہ ۴۴۸)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پاوے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے ٭

ان الغادر ينصب له لواء يوم القيامة فيقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق عليه ـ وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غير كنهه حرم الله عليه الجنة
(رواه ابو داؤد صفحہ ۲۴ ج ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کہڑا کیا جاوے گا اور کہا جاویگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مار ڈالے اسپر بہشت حرام ہے ٭

انی لا اخيس بالعهد (رواه ابو داؤد صفحہ ۲۴ ج ۲)
وقال عمر بن الخطاب واوصيه بذمة الله ورسوله ان يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل من ورائهم۔
(رواه البخاری صفحہ ۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین ٭

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے ٭

امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گذار ہونا خدا کی ۔ اور آسکے رسول کی ۔ اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ۔

خدا تعالیٰ نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین

لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصارىٰ ذالك بان منهم قسيسين ورهبانا وانهم لا يستكبرون (مائده ع ۱۱)

ومن اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤده اليك ومنهم من ان تامنه بدينار لا يؤده اليك الا مادمت عليه قايما (آل عمران ع ۸)

قال الم نربك فينا وليداً ولبثت فينا من عمرك سنين وفعلت فعلتك التى فعلت وانت من الكافرين ۔ قال فعلتها اذا وانا من الضالين ۔

تعریف فرمائی ۔ اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ۔ دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت فرمائی ہے ۔

حضرت موسیٰ کو فرعون نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو اونہون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے ۔ امام رازی نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیۃ سے معلوم

واعلم ان فى الآية دلالة على ان كفر الكافر لا يبطل نعمته على من يحسن اليه ولا يبطل منته لان موسىٰ انما ابطل ذالك بوجه آخر على ما بينا ۔ واختلف العلماء فقال بعضهم اذا كان كافرا لا يستحق الشكر على نعمته على الناس انما يستحق

ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

الاہانۃ بکفرہٖ × × × وقال الاخرون
لایبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر
الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان
والآیۃ تدل علی ھذا القول الثانی۔
(تفسیر کبیر صـ۱۱ـ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے
دوسرے یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا
شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے
سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون
کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا۔
یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ٭
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر)

من النبی صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم
قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ۔
(ابو داؤد صـ۳۶ـ جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین
ہے۔ اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا
آپ نے کافرون کے احسان کا بھی
ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ٭
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی
اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی
فی ھؤلاء لترکتھم لہ۔ (بخاری صـ۵۱۳ـ)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور
صاف فرما دیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور
مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے
کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ٭
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت
رسالت) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صہرا لہ من بنی عبد
شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی۔ (بخاری صـ۴۳۸ـ)

آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ اور جب
اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو
اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وكان ابو العاص مصافيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وساله المشركين ان يطلق زينب فابى فشكر له عليه السلام ذلك ولما اطلق من الاسر شرط عليه ان يرسل زينب الى المدينة فعاد الى مكة و ارسلها فلذا قال الخ (قسطلانی ص۲۶۲ ج۳)

بھیجا اور جب اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا عدل انصاف

قال اهل التفسير ائتمرت قريش ان يفتنوا المؤمنين عن دينهم فوثبت كل قبيلة على من فيها من المسلمين يؤذونهم ويعذبونهم فافتتن من افتتن وعصم الله منهم من شاء و منع الله تعالى رسوله بعمه ابى طالب فلما راى رسول الله صلعم ما باصحابه ولم يقدر على منعهم امرهم بالخروج الى الارض الحبشة وقال ان بها ملكا صالحا لا يظلم ولا يظلم عنده احد فاخرجوا اليه حتى يجعل الله للمسلمين فرجاً۔

(معالم التنزیل ص۲۹)

و ترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے بایں الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانوں کو جو کہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زادِ راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جھونپڑیوں کو بچا لیا جسکی سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری ص۴۹

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض میں کہ اس نے مکہ مکرمہ میں اسکے مال و اسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے میں کوشش کی ۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۳۰۸

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہیں جن میں غیر مذہب محسنوں کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیوں کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام میں ان کی تفصیل دشوار ہے ۔

شہادت امر پنجم

غیر مذہب کے حق میں دعا منع ہے تو صرف دعاء مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

کفار کے حق میں دعاء مغفرت کرنے میں دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید میں بعض انبیاء سے کافروں کے لئے دعاء مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت

رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ۔	ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا اے خدا ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے ۔ پھر جنے ان میں سے

میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگوں میں سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنے والا رحیم ہے الٰہیہ ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوجنے والوں کے حق میں کہیں

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔	گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہیں (یعنی تیری قدرت میں ہیں) اور اگر

تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق میں جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہو چکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعا سلامتی کی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پائی جاتی ہے جس میں اہل کتاب کے جواب سلام میں وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت میں کہ

> اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم۔
> (بخاری ص ۹۲۵)

اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہیں سام نہ کہیں یہی بنتے ہیں کہ تم پر بھی سلام ہو۔
بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نواوی نے شرح صحیح مسلم میں نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس میں ابتدا سلام کی ممانعت وارد ہے مأول ہے۔

> وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداءہ بہ للضرورۃ والحاجۃ او سبب وھو قول علقمۃ والنخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم ص ۲۱۴)

قوم بنی کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا جسکا ذکر شہادت امر اول میں ہو چکا ہے۔ دعا نہیں ہے تو کیا ہے۔

> مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد ص ۳۵)
> فحیاھم واکرمھم (زاد المعاد ص ۰۹)

قاموس میں جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار میں جو خاص کر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہیں اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنے یہ لکھے ہیں کہ خدا تجھکو زندہ رکھے خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے۔

> التحیۃ السلام وحیاہ تحیۃ والبقاء والملک وحیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس ص ۴۳۲) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ او ملکک او فرحک او سلام علیک من التحیۃ السلام حیاہ اللہ ای احیاہ وعمرہ (مجمع البحار ص ۳۲۰ ج ۱)

[illegible]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اسپنے پیٹ تک زمین مین دہس گیا ۔ اسنے کہا مین سمجھتا ہون تمنے بد دعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پھر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پھر جو کوئی اسکو رستہ مین ملا اس کو واپس کیا ۔

واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلت اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من الارض فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احداً الا قال کفیتم ما ہٰہنا فلا یلقی احدا الا ردہ ۔

(بخاری صـ ٥٣٩ مسلم صـ ١٦٩ جلد ٢)

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال کانی انظر الی النبی صلعم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون بخاری صـ ٤٩٥

[illegible]

خون پوچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین ۔

آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید مین حکم سنایا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعاء مغفرت کرین ۔ وہ ان کے قرابتی کیون نہون جب انکو یہہ ظاہر ہو جائے کہ وہ لوگ

ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو آنحضرت صلعم نے ان کو حقمین

باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط ۔ ان قریشاً ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنۃ حتی ہلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام فجاء ابو سفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ہلکوا فادع اللہ عز وجل فقرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا الی کفرہم فذلک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط پڑا یہانتک لوگون نے ہڈیان اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابو سفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ دعا کرین اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرا منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم

دوزخی ہوچکا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس بات کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بیزار ہوگئے۔

ضمیمہ حاشیہ

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہو سکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہوچکا ہو اس کے حق مین دعاء مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین۔ اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا اعتقاد دعاء مغفرت کرنا محمول ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم ۔ وعلمہ اتم۔

فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعا و
شكا الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا
ولا علينا فانحدرت السحابة عن راسه
فسقوا الناس حولهم - (بخاری ص ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ
مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے
دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا
کرین ❊

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے ❊

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد و بہبودی پہنچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے - کیونکہ یہ دعاء درحقیقت اپنے ہی مذہب و جان کی شرت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے ❊

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے ❊

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث[*] من تشبہ بقوم فھو منھم" سے استدلال کیا ہے - اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے - کہ فقہاء نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

[*] ترجمہ جیسا کہ اس حدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے ❊

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکھا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی
مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے
دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہا نے کفر کہا ہے اور نہ
اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور
جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و
نصاری سے کوئی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا
کفر نہوا +

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے)
لکھا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشترى يوم النيروز شيئاً لم يشتره
في غير ذلك اليوم ان اراد به تعظيم
ذلك اليوم كما يعظمه الكفرة يكون كفراً
وان فعل ذلك لاجل الشرب لا لتعظيم
يوم النيروز لا يكون كفراً - وان اهدى
يوم النيروز الى انسان شيئاً ولم يرد به
تعظيم اليوم وانما فعل ذلك على عادة
الناس لا يكون كفراً - وينبغي في هذا اليوم
ما لا يفعله قبل ذلك اليوم ولا بعده
ان يحترز من التشبه بالكفرة وعن
الامام ابي جعفر الكبير اذا عبد الرجل
خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز واهدى

کچھ خرید کیا ہے مین اگر اسکی نیت اس دن
کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے - اور اگر اسنے
اپنے کھانے پینے کو (نہ اس دن کی نیت
سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہوا اور
اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بھیجا
اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ
نہین کیا - صرف لوگون کی رسم و رواج
کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے
اجتناب بہتر ہے - امام ابو جعفر کبیر
سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال
خدا کی عبادت مین بسر کرے - پھر نوروز
کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذا اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لایکون کفراً والاولی
ان لا یفعل ولا یوافقہم علی مثل ذالک
مسلم۔ (فتاوی قاضی خان ص٤٧ ج٤)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا۔
اور اسکا عمل باطل ہوگیا۔ اور اگر کوئی
مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا
پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگوں کو دعوت
کرے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت
مین حاضر ہو جاے تو یہ کفر نہین۔ مگر
بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل مین
ان کی موافقت نکرے۔

اور فتاوی صغری مین ہے چنانچہ شرح فقہ اکبر مین منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا لم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان اراد بہ
تعظیم النوروز کفر لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ہذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ہذا الیوم
ہو النوروز لکنہ اشتراہ لسبب
اخر من حیث ضیافۃ ونحوہا
فانہ لا یکفر ومن اہدی یوم النیروز
الی انسان شیئاً واراد بہ تعظیم
النوروز کفر۔
(شرح فقہ اکبر ص١٥٢)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے
خریدا نہ کرتا تھا اسکے دل مین نوروز کی
تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اس نے
کافرون کی عید کی تعظیم کی اور اگر
اسنے اتفاقیہ کچھہ خریدا اور اسکو اس
دن کا علم نہ تھا۔ تو وہ کافر نہوا مین
(صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہون وہ
جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اس
دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا
ہے تو بھی وہ کافر نہین ہوتا۔ اور اگر
اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھہ بھیجتا ہے اور
اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا ۞

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا نوروز کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ۞

> المسلم اذا اھدی یوم النیروز الی مسلم اخر شیئًا ولم یرد بہ تعظیم ذالک الیوم ولکن جری علی ما اعتادہ بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذالک فی ذالک الیوم خاصۃ ویفعلہ قبلہ او بعدہ لئلا یکون متشبہا بہولاء القوم وقد قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم۔
> (خزانۃ المفتیین)

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہار نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواردن کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوارون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ۞

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ۞

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہوجاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہار مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات وامن وآسایش پنجاہ سالہ پہ خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ❖

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شراکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ وقومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شراکت مین مسلمانون کے قومی فواید ومصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شراکت مین فواید (اسلام واہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیرخواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شراکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام واہل اسلام مفید تر ❖

ولیکن جو اس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح ولایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشا اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کو اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے بہر حال اس سے شبہ بھی یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ❖

عثمان ابی شیبة ثقة مشهور له اوهام
عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی
صدوق یخطئ ورمی بالقدر
وتغیر بآخره عبد الرحمن بن
ثابت المدنی مجهول
(تقریب: ص۲۲۶ ص۲۲۵ و ص۲۱۶)

ثانیاً جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور وعادات مین مشابہہ کفار پہ وارد ومتوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور وعادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہبند۔ چادر ۔ کورتہ ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا ۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا ۔ جوتا پہننا ۔ سونا ۔ پھرنا ۔ چلنا ۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا ۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا ۔ ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا ۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے ازانجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھی تو بسبب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے ۔ جب مدینہ مین آے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا ۔

ازانجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

کان النبی صلعم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یومر فیہ وکان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون روسھم فسدل النبی صلعم ناصیتہ ثم فرق بعد ۔
(بخاری صـ۸۷۵ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلہما (بخاری ص‍ ۸۶۳ ج ۲)

تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وہو ئے ۔

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی

فقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ھذہ کانت عند عایشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلعم یلبسہا ۔ (مسلم ص‍ ۱۹۰ ج ۲)

جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی ۔

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ۔

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا ۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ۔

جو قسم ملا اسحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین — وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال و عادات مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ❊

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب کی مشابہت کفر نہین ہے ۔ نہ انکو فقہار نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ❊

ان دلایل و مسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری تصدیق ہوگی اور یہ بات بخوبی سمجھہ مین آجاینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت و مذہب کا خلاف کیا ہے ❊

اہلحدیث کو خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر زوال ازار ہونے پر دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعة السنة نمبر ۱۲ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکھا تھا اور ۱۲ کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا ۔ اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ خطاب اس گروہ کو خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا نے دیا ہوا ہے ۔ اور ان کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزرگی کا
باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی
حق مین استعمال کرتے ✦

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو
دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ
ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کر لیا ہے ۔ اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا
تسلیم فرمایا ✦

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین
منقول ہو چکا ہے ۔ اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ
سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین و منہ اس مضمون کی تصدیق و
تائید مین وہ معترف حق ہو گئے ہین ۔ وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اوڈیٹر
سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۸ء مین بالفاظ ذیل ارشاد
فرماتے ہین ۔

بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ
اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین ✦ ✦ ✦ ✦ ۔ اور کتب مذکورہ بالا مین جہان
کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم
وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت
صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی
حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات

قال رسول اللہ صلعم ثلاث منجیات (الی ان قال)
القول بالحق فی الرضاء والسخط (مشکوۃ)

ہے پورا عمل کیا ✦

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین۔ اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے۔ ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے۔ بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لیین۔ اور انشاء اللہ تعالے لیتے رہین گے ﴿

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے "اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہوسکتے ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین۔ یہ وزا اور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہوجائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا ﴿

نقل

ایڈریس

منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

بحضور سر چارلس امفرسٹن اچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی۔ آئی۔ ای۔ ایل ایل ڈی لفٹننٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہاے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات ومربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین ٭

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات ومربیانہ توجہات ایثار اور رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے ٭

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آئیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید ومستفیض ہو رہی ہین اور آئیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین ٭

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور ومعزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی ٭

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت ومشاورت سے ہوا ہے ٭

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام واستحکام کا قرعہ بھی حضور ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا۔ کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا ٭

(۷) پنجاب مین علمی فری لائیبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کرسکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جیسکہ

امیر - مالدار +

(۸) حضور نے دیسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کر وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا +

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ و عنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاون وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا +

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس اڈریس مین بالخصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جانثاری مین (جو نازک وقتون مین بارہا ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) تا وقتون کو شبہہ ہو تا تھا ورنہ استعانت گورنمنٹ ہند مسدود فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا +

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی اپنی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین ❊

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس قدر حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے کافی الفاظ نہین پاتے ہے لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حضور فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچاوے اور پھر بہت جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرما کر ہندوستان مین لاوے ا ہماری آنکھوں کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے

آمین ثم آمین ؎

بوطن رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹننٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۸۲ء کو پیش ہو چکا ہے لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت ص ۱۹۰ دستخط ارسال کرین –
ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط کئے ہین جنکے نام نامے مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین –

(۱) جناب نوازش علیخانصاحب سی آئی ای لالفیہ پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبد المجید صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (۴) خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر – (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸) انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر ... صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور – ان حضرات سے

۲ ؎ ڈیپوٹیشن اہلحدیث مین بھی شامل تھے – اور علاوہ ان کے اور صاحب جنکے دستخط ایڈریس پر ہین یہ صاحب بھی ...

اشاعۃ السنہ 1886

جلد 9 صفحہ نمبر

257 تا 288 کسی جلد سے نہیں

ملے۔